بعون صانع کون و مکان و فضل ایزد منان نسخہ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب لاجواب دلپذیر برنا و پیر پسند خاطر صغیر و کبیر

اندر سبھا امانت

مع

اندر سبھا مداری لال

حسب فرمائش سر دفتر منشیان روزگار منشی نولکشور صاحب مالک اودھ اخبار

مطبع ہاشمی ہند واقع لکھنؤ میں مطبوع جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبھا میں دوستو اندر کی آمد آمد ہے
پری جمالوں کے افسر کی آمد آمد ہے

خوشی سے چہچہے لازم ہیں صورت بلبل
اب اس چمن میں گل تر کی آمد آمد ہے

فروغ حسن سے آنکھوں کو اب کرو روشن
زمین پہ مہر منور کی آمد آمد ہے

دو زانو بیٹھو قرینے کے ساتھ محفل میں
پری کے دیو کے لشکر کی آمد آمد ہے

زمین پہ آئینگی راجہ کے ساتھ سب پریاں
ستاروں کے مہ انور کی آمد آمد ہے

غضب کا گانا ہے اور ناچ ہے قیامت کا
بہار فتنۂ محشر کی آمد آمد ہے

بیان میں راجہ کی آمد کا کیا کروں استاد
جگر کے جان کے دلبر کی آمد آمد ہے

چو بولا اپنے حسب حال زبانی راجہ اندر کے



چھند

احوال اپنے دل کا ذرا تو سنائیے
کیونکر ہوں خیرخواہ مجھی بھی بتائیے

دوہرہ شاہزادہ

کہو میں تم سے بات وہ قول اگر چہ دو
رکھو اپنے تک اسی ظاہر کہیں نہ ہو

چھند

راجہ ہوں میں قوم کا اور اندر میرا نام | بن پریوں کی دید کے مجھے نہیں آرام
سندری سے ہی دل اور دل کو نہیں قرار | جلدی میرے واسطے سبھا کرو تیار
تخت بچھاؤ جگہ کا جلدی سے اس آن | مجھکو شب بھر بیٹھنا محفل کے درمیان
اسیر اسنگلدیپ میں ملکوں ملکوں آج | جی میرا ہی چاہتا جلسہ دیکھوں آج
لاؤ پریوں کو جلدی جا کر یاں | باری باری آن کر مجرا کریں یہاں

آمد پکھراج پری کی بیچ سبھا کے

محفل راجہ میں پکھراج پری آتی ہے | سارے معشوقوں کی سرتاج پری آتی ہے
جسکا سایہ نہ کبھی اب ہیں دیکھا ہوگا | آدمی زاد و نہیں آج پری آتی ہے
دولت حسن سے ہو جائیگا عالم معمور | کرنے اس بزم میں پکھراج پری آتی ہے
رنگ ہو زرد حسینوں کا نہ کیونکر استاد | غل ہے محفل میں کہ پکھراج پری آتی ہے

شعر خوانی اپنے حسب حال زبانی پکھراج پری کی

گاتی ہوں میں اور ناچ سدا کام ہے میرا | آفاق میں پکھراج پری نام ہے میرا
پھندے سے مرے کوئی نکلنے نہیں پاتا | اس گلشن عالم میں بچھا دام ہے میرا
ہیں لاکھ کی دو لاکھ کی گردن میں کنٹھی | قارونکا خزانہ ابھی انعام ہے میرا
کہتے ہیں جسے انسان گل و سنبل | وہ رخ ہے وہ گیسوئے سیہ فام ہے میرا
پابست ہے دیکھکے ہوتی ہے تجلی | معمور ہے حسن سے کیا جام ہے میرا
کرتی ہوں دل و جان سے میں جسکی پرستش | کہتے ہیں جسے کفر وہ اسلام ہے میرا
اللہ نے بخشا ہے مجھے رتبہ عالی | گردوں جسے سب کہتے ہیں وہ بام ہے میرا
انسانکا نہ راہ ہے میری بس نہ چلتا | دل لیکے نکل جانا سدا کام ہے میرا

شاہزادہ

وزیر زادہ

۳

اوستادکودیتی ہون جائین گل وکس	یہ کام جہانمین سحرو شام ہے میرا

چھند زبانی پکھراج پری کے بیچ سبھا کے

راجہ اندرویس ہین الٰہی شاد	جو مجہہ سے ناچیز کو کیا سبھامین یاد
کیا سبھامین یاد مجہے راجہ نے آج	دولت مال خزانہ کی کب ہون محتاج
سیراپنا جہا ہے تخت نہ مجہکو تاج	جگت بات اوستاد کی بنی رہے مہراج

چھند زبانی پکھراج پری کے بیچ سبھا کے

آتی ہون سبھامین جہانجہہ کی جھنکار	کاہو کی نہین موسے آج کہبرا
چیری ہون تیری راجہ اندر	رکھنادن رین دیا کی نجر
سونے کا براجے سیس مکٹ	روپے کے تخت پر بیٹھ نڈر
چارون کونون پر لعل لٹکین	داتا کا کرم رہے آٹھ پہر
سایہ رہے پیر و بیبرد کا	مولا کی سدا رہے نیک نجر
اوستاد کہی ہر دم رہے	دنیا مین رہین حضرت اکہتر

بسنت زبانی پکھراج پری کے بیچ وہان بہار کے فصل بہار مین

رت آئی بسنت عجب بہار لہکے جہو پہول پرون کی ڈار
جہولے کسم پہولے لاگی سرسون پہبکت چلت گیہون کی بار
ہرکے دوارے مالی کا چہور لیا گروا اڈارت گیندن کے ہار
بچھیاہے پہولے انبا بورا اسنے کیسیا کے روکہہ کلین کی بار
گڑوا لئے اوستاد کے دوارے چلو سب سکہین کر کر سنگار

غزل بسنت کی زبانی پکہراج پری کے فصل بہار مین

ہے جلوۂ تن سے در و دیوار بسنتی
پوشاک جو پہنے ہے مرا یار بسنتی

کیا فصل بہاری نے شگوفے ہیں کھلائے
معشوق ہیں پھرتے سر بازار بسنتی

گیندا ہے کھلا باغ میں میدان میں سرسوں
صحرا وہ بسنتی ہے یہ گلزار بسنتی

مخمل کا نئی رت میں ہے لا زرد نہیں میاں
پہنے ہے قبا یار کی تلوار بسنتی

ہوں غم سے میں یہ زرد جو تو قتل کریگا
خون نکلیگا اے قاتل خونخوار بسنتی

او رشک مسیحا کا جو ہو جائے اشارا
آنکھوں سے بنے نرگس بیمار بسنتی

غم کھا کے موا ہوں میں کسی زرد قبا پر
ہے قبر کی چادر مجھے درکار بسنتی

گیندے نکلے درختوں میں نمایاں نہیں گیندے
ہر شاخ کے سر پر ہے یہ دستار بسنتی

منہ زرد دوپٹے کی نہ آنچل سے چھپاؤ
ہو جائے نہ رنگ گل رخسار بسنتی

رت ہو گئی عالم کی چلی باد بہاری
پہنانے کو سجوائے ہیں میخوار بسنتی

خون ایک تو بہا میرا کیا زرد قبا نے
طرہ ہوئی اوس پر تری دستار بسنتی

کھلتی ہی میرے شوخ پہ ہر رنگ کی پوشاک
اوڑھی اگر چنپئی گلنار بسنتی

ہے لطف حسینوں کی دو رنگی کا امانت
دو چار گلابی ہوں تو دو چار بسنتی

ہولی زبانی ملہار جری سے

پالاگے کر جور رے
سیام موسے کھیلو نہ ہوری

گوئیں چرا ون میں نکسی ہوں
ساس ننند کی چوری

سنگ ہی چوبن یار نگ میں نہ بھیجوں
اتنی سنو بات موری

سیام موسے کھیلو نہ ہوری

چھین جھپٹ موری ہاتھ سے گاگر
جور سے بہیان مروری

مرزا بابو تمام کر کے گرفتار

شعر

بیٹھ جو کرلیا ہے شکار اک غزال کا
بس اب ہوا ہے پری تری وحشت ملال کا

پردہ اوٹھا کے دیکھ تو وحشت جمال کا
ہوگا اسیر اور کوئی تیری چال کا

شہزادی

صید کو پھیر سے جو صید اپنا بنایا تو
خوف کچھ اپنی طبیعت پہ نہ کھایا تو

جو سزا چاہو مجھے دو کہ سزاوار ہوں میں
دام الفت میں ہوں ایسا مجھے پھنسا یا تو نے
دست صیاد سے مدت میں رہائی پائی
پھر اوسی کنج قفس میں مجھے پھنسایا تو نے

دیو سفید آدمی

پیاری سچ بتا مجھے کیوں ہے چہرہ زرد
آہ لیو پھر سے تیری ہر دم ہے اسرد

سبز آدمی

کس سے جا کر میں کہوں اپنا کہو
کیا ہے مجھکو یار کی الفت نے

دل دھرکت ہے سانس چڑھت ہے	دیکھ لپٹ گورے گوری

سیام موسے کھیلو نہ ہوری

عبیر گلال لپٹ گیا مکھ ما ✣	ساری رنگ مین بوری ✣
ساس ہزارن گاری دیگی	بالم جیتا نہ چھوری ✣

سیام موسے کھیلو نہ ہوری

پھاگ کھیل سے تمنے رے موہن	کاگت گینہسی ہوری
سکھین مین اوستاد کے آگے	ہوئیہون تھوری تھوری

سیام موسے کھیلو ہوری

غزل زبانی پکھراج پری کے بیچ سبھا کے

بیداد مجھے یاد ہے واللہ تمہاری	یوسف کی قسم اپنی کرون جاہ تمہاری
للہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو	بازار میں ہم دیکھتے ہیں راہ تمہاری
عاشق کی ہر ادا سے لیے رقیبو نکو الم ہو	جاتے ہو سواری کبھی درگاہ تمہاری
وہ بت میری پاس آئیگا کس طرح تقصیر	جھوٹی ہی قسم دوستو واللہ تمہاری
ہوتا ہے زمین پر اوسے خورشید کا دھوکا	صورت جو کبھی دیکھتا ہے ماہ تمہاری
ہت سب لگے محفل میں رقیبو نسے ہو	کیا بات ہے خالق کی قسم آہ تمہاری
بوسے جو طلب سے مینے کئی مسکے بولی	سرکار سے موقوف ہے تنخواہ تمہاری
لہرا کے کبھی جاتے ہیں یا کبھی لاتے	کیا ہمکو جھنکاتی ہے کنوئین چاہ تمہاری
ہے عشق کا دریا سیر جوش امانت	عالم میں رہے شہرہ واللہ تمہاری

غزل دوسری زبانی پکھراج پری کے

...کے سر کو جانتے دو نہین تو کیا کرون — کب تک غم فراق کی صدمے سہا کرون

...ند سیر ہے لگاون جو اس شمع رو کی لو — پروانہ غیر پڑہ رہے مین جلا کرون

مین چاہتا ہون صنعت صانع پہ ہو نثار — بت کو سہا کی سامنے یاد خدا کرون

ہر چند چاہتا ہون کہ بولون نہ یار سے — قابو مین اپنے دلکو نپاؤن تو کیا کرون

ای بت تیرے سوا نہین کوئی نہین کی سہی — اللہ سے کرون تو تیری التجا کرون

انصاف ہو تو بت لیسے نہ سیر اجرا تہون — آگے خدا کی حشر مین بخشش بپا کرون

مین مرگیا تو رو کے یہ کہنے لگا وہ شوخ — کسکو سناون گالیان کسپر جفا کرون

غم سے ہو سے آگئی مجھے اک آن مین قضا — یہ شکر تیرے ناز کا کیونکر ادا کرون

ایسے مزے اوٹہا مین آزار عشق مین — آئین مسیح بہی تو نہ اپنی دوا کرون

کوچے مین اوسکے بیٹھکے دل چاہتا ہے — اوقات یان بصفت نقش پا کرون

وہ بت اداسے سامنے آکر جو بیٹھ جای — کعبے مین بہی نماز کو اپنی قضا کرون

ہون بوسہ زلف کا تو دیا مرے گلا اجل — پہانسی ملے مجھے جو حسن مین جلا کرون

ای عشق کچھ چہپا نہین نہین زیست کا مزا — دل یار کو نہ دون نہین امانت تو کیا کرون

غزل تیری زبانی تکہراج ... لیے

زہر ... کے حلین سے غضب دل لبہا — چہوکے سے سن مین ... ہو چکا لیے

بوسہ جو مانگا چشم کا کیا قہر ہو گیا — مجہیر نہ مین بزم مین آنکہین لگا لیے

جانے نہ دو لگا آنکو سننے کا مین نہین — باتین بنا کے وصل کا وعدہ نہ ٹالے

اک بوسے پر یہ گالیان اللہ کی پناہ — کچھ مین بہی اب کہو لگا نہین منہ سنبہالے

اور گدرا ... بپا پسی سنئے کہان کا پیار — پہیلا کے پاؤن ہاتہ گلے مین [illegible]

...ہون پیا بین جیا نہین یاد سے ... [illegible]

نظارہ روی صاف کا منظور ہے جنہیں
عاشق کو زہر غیر کو مصری کی ہے ڈلی
نامحرموں کی آنکھ نہ انگیا پہ جا پڑے
خوش چشم سب جہان کے امانت ہیں بیوفا

دکھلا کے زلف کو نہ بلا سر کی ٹالیئے
اسطرح کی نہ بات زبان سے نکالیئے
سینہ کھلا ہوا ہے دوپٹہ سنبھالیئے
جی چاہتا ہے آنکھ کسی پر نہ ڈالیئے

درخواست نیلم پری کی زبانی راجہ اندر کی

خوب رجھایا ناچ کے گا کے
خوش ہوئی تجھسے محفل ساری

پہلو میں میرے اب تو بیٹھ آ کے
اب ہے نیلم پری کی باری

آمد نیلم پری کی بیچ سبھا کے

سبھا میں آمد نیلم پری ہے
ستاروں کی جھپک جاتی ہیں آنکھیں
غضب گانا ہے اور اوسکا چمکنا
خجالت سے نگیوں نیلی ہوں سن
ندیکھا ہوگا ناچ ایسا کسی نے
تمام اوسکے ہیں اعضا شعلۂ نور
زمین پر وہ پری آتی ہے اوستاد

سراسر وہ نزاکت سے بھری ہے
وہ اوسکے بر میں ملبوس زری ہے
کبھی زہرہ کبھی وہ مشتری ہے
کہ تا فرمان سے اوسکو مسمری ہے
بلا ہے سحر ہے جادوگری ہے
شرارت کوٹ کر اوسمیں بھری ہے
جدا ہے جو رنگت میں کھری ہے



شعر خوانی حسب حال اپنی زبانی نیلم پری کے سبھا مین

حوردن کے ہوش اڑتی مین اوڑہنی شان پر	نیلم پری ہے نام میرا آسمان پر
اللہ کے کرم سے زبانی ہین ہی عروج	جھکتا ہے سر فلک کا مرے آستان پر
انسانکی کیا ہی اصل کہ پتلا ہی خاک کا	جن کہیل جاتے ہین میری اٹھتی جان پر
نیلم کو چوم چاٹ کے آنکہو نپر رکہتی ہین	شہرہ ہے میرا جوہر اونکی دکان پر
اوڑتے نہین ہین میری نزاکت کپکے ہوش	رکہتی ہین پہول ہاتہ گلستانین کان پر
سکتا نہین ہے کون محبت کا حق ادا	دیتی ہین دیو جان مری آن بان پر
مستی کیطرح باغمین چہائی ہی دسکا رنگ	سوسن چھوڑ کر لاتی ہی میرا زبان پر
زہرہ میری خیال مین دہنتی ہی سر سدا	مرتے ہین تان سین ترا کی تان پر
اوستادونی زمین پہ بلا کر دیا ہے نام	کیونکہ ہے زمیرا دماغ آسمان پہ

چہند زبانی نیلم پری کے بیچ سبھا کی

مین چیری سرکار کی تم راجو سنئے راج	گانا مجہہ معشوق کا سنو تم غور سے آج
سنو غور سے آج میرا راجہ جی گانا	ناچ چہل بل دیکہہ کر دیکہو بتلانا
ہوا ہے میرا اب اس محفل مین آنا	جب سے سارا دیس بدیس اوستاد نے چہانا

چہند دوسرا زبانی نیلم پری بیچ سبھا کی

آئی ہون مین دور سے کر کے تمکو یاد	محو امیرا دیکہہ کر کرو میرا دل شاد
کرو میرا دل شاد کہ مین دل کہو لکی گاؤن	گا کر ناچ کے آج ہنر اپنا دکہلاون
سنہ دکہا کر محفل مین وہ ادا اپنی پاؤن	داد اپنی یہان پا کر گہر اوستاد کو جاؤن

ٹہمری زبانی نیلم پری کی بیچ دین کہماج کی

یار بن کسکو خوش آتی ہی گھٹا ساون کی
جی اودھا ہی اٹھ جاتی ہی ہوا ساون کی

یار بن کسکو خوش آتی ہی گھٹا ساون کی
جی اودھا ہی اٹھ جاتی ہی ہوا ساون کی

پڑی پہلا تو نے عشق ستایا تو نے
ایسا جو لا مجھی اکھان جہولا یا تو نے
دیس پردیس کی میرا دیس چھڑایا تو نے

یار بن کسکو خوش آتی ہی گھٹا ساون کی
جی اودھا ہی اٹھ جاتی ہی ہوا ساون کی

دیس کا شہزادی

کوئی جای کہو یہ مور سا
تم بیت لگای کا سے توری

کوئی جای کہو یہ موری

غرض کہ رنج و الم بے حساب ہے دیکھو
نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دیکھو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دیکھو

راجہ جی کرو موسے بتیان رے
ہمری اور سے تمسے دن دن
جیرا ڈرت ہے تمہری روس سے
درس اوستاد کا چہیے جھکا

دل تڑپت دن رتیان رے
سو تن جا کی لگنیان رے
دہکت ہین موری چھتیان رے
لکھ کے پٹھا دیو پتیان رے

ہولی زبانی نیلم پری کے بیچ سبہا کے

کا نہا کو سمجھاوت نہ کو رے
اکیلا رنگ مین بھجوئی

موری سیج مین چیت کہوئی

آج سکھی ہم گھر یا جا کے
عبیر گلال چھڑا دن کہا ط

پیت کی جان کو رو کے
منہ انسوؤن سے دھوئی

عدن مائی مین ٹلو ئی

گردا لگا یو گرا سے کے جھکا
محبت لینی گا رہی دینی

منہ بگڑا جب روئی
ہم ہون جان کو کہوئی

سکھی بس کہا ہی کے سوئی

بیٹھ بیٹھ برج کے لوگن مین
یا عجب کہے اوستا د زبانی

کب رے کا بس ہوئی
گھر ہم یا تہ سے کہوئی

ناس کر جو گن ہٹ لی

غزل زبانی نیلم پری کے بیچ سبہا کے

عشق کا خنجر لگا ہے دل پہ کاری ہی اللہ
باغمین جاتی ہیں اوس گل کی سواری ہی اللہ

زخم کیسا ہوتا ہے خون آنکھوں سے جاری ہی اللہ
دم جو اسے پھرتی ہے باد بہاری ہی اللہ

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دیکھو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دیکھو

۱۰

[illegible]

دیکھی قسمین کوچہ قاتل مین لیجاتا ہی دل
دشمن اپنا کر رہا ہے دوستداری اندنون

بھولی بھولی شکل پہ دل مٹا جاتا ہی صنم
کیا ہی صورت ہو گئی ہے پیاری پیاری اندنون

مدتون سے تھی لگا لا وصل مین لکا انتظار
فرقت دلدار مین ہے شب کی آہ و زاری اندنون

عشق کی آزار نے لاغر کیا ہے اسقدر
شکل پہچانی نہین جاتی ہماری اندنون

قتل کرتا ہے عرق آلودہ ابرو خلق کو
کیا تیری تلوار پہ ہے آبداری اندنون

سر اوٹھایا ہے جنون نے عشق زلف یار مین
پانؤ تک درکار ہے زنجیر بھاری اندنون

رنگ لاک پاؤمین عاشق ہرا کرتی ہین جال
چھیڑتے ہین بید پر ہمین بیتاری اندنون

پلکین جھپکاتا نگاہ قاتل گر سواہی تازہ شوق
چل رہی ہے چھری دل عاشق کی کٹاری اندنون

ٹھنڈی سانسین بہر ہو ہر دم امانت کسلئے
جان جاتی ہے کسکی کسکی تمہاری اندنون

غزل دوسری زبانی نیلم پری کے بیچ سبھا کے

دل میرا اسیر چمن سے نہوا شاد کبھی
لیگیا باغ مین ہمکو نہ لیکے صیاد کبھی

زندہ جبتک ہین ہم ایجان جفائین کرلو
کون سہی گا نہ تمہاری کوئی بیداد کبھی

تورتا بیڑیان دوہری نہ کبھی وحشت مین
مانتا کاہیکو پا میرا استاد کبھی

سر جھکا جاتا ہی اٹھتے نہین مقتل سے قدم
یا نہ مجھسے بھی کوئی چھوڑدی جلاد کبھی

ستم ایجاد تجھے ہمنے بنایا جانی
اس طرح دل سے ستم ہوتے تھے ایجاد کبھی

تم وہ خوش قد ہو روش پہ جو ذرا آنکی چلو
سر اوٹھائے نہ چمن مین کوئی شمشاد کبھی

نہ لگایا لب گلرنگ سے مینا شراب
ہمسے شیشے مین نہ اوترا پریزاد کبھی

دلکو تھا عالم طفلی مین بھی شوق صحرا
نکیا سبنے گلستان کا سبق یاد کبھی

لیلی زلف کا سودا لب شیرین کی چاہ
کبھی مجنون مین ہوئے عشق مین فرہاد کبھی

۱۱

[illegible]

صورت نقش قدم ہمنے گذاری اوقات ۔ مٹ گئے صاف کبھی ہوگئے برباد کبھی
ہوگا تب جالمین بلبل کا پھنسنا معلوم ۔ آئیگا موت کے پھندے مین جو صیاد کبھی
بلبلو کسکو دکھاتی ہو عروج پرواز ۔ ہم بھی اس باغ مین تھے قید سے آزاد کبھی
ہین قیامت غضب بے شرم و حیا کی باتین ۔ کبھی کہتا ہے امانت مجھے استاد کبھی

غزل تیسری زبانی نیلم پری کے

مزہ وصال صنم کا اوٹھائیگا پھر کیا ۔ ذرا جو ہجر سے وہ دل لگائیگا پھر کیا
کسیکی زلف کیجانب جو کھچ رہا ہے دل ۔ بلای تازہ میرے دل پہ لائیگا پھر کیا
گھلائیگا مری یون ہڈیان جو تو اے غم ۔ پس فنا سگ یار آکے کھائیگا پھر کیا
الٰہی خیر ہو پھر جوش پر ہے دیدۂ تر ۔ کسیکے عشق کا طوفان اوٹھائیگا پھر کیا
الٰہی خیر پھر کہتی ہے آنکھ کیون بائین ۔ غضب سے وہ مجھے دیدے دکھائیگا پھر کیا
جفا کو جان غنیمت گلہ ستم کا نہ کر ۔ بگڑ کے یار سے اے دل بنائیگا پھر کیا
دکھایا زیست مین جسنے نہ منہ امانت کو ۔ پس وصال وہ تربت پر آئیگا پھر کیا

عرض لال پری کے درخواست مین بابت راجہ اندر کی

دکھا چکی تو کرتب ساری ۔ پہلو مین اب بیٹھ ہمارے
کیا سبھا مین تو نے نام ۔ اب ہے لال پری کا کام

لا لال پری کو

آمد لال پری کی بیچ سبھا کے

سبھا مین لال پری کی سواری آتی ہے ۔ سبھا کے رنگ اب اندر کی پیاری آتی ہے
شفق مین آئیگا جھرمٹ نظر ستارونکا ۔ پہنکے سرخ وہ پوشاک بھاری آتی ہے
حسین بزم کی شادی سے کھل پڑینگے تمام ۔ گلونکے واسطے باد بہاری آتی ہے

۱۳

نگاہ اوسکی چھری سے سوا نکیلی ہے
کھلیگا لالہ کا تختہ سبھا میں ای یارو
تڑپ تڑپ دیکھیے بجلی گرے گی بجلی ہے
مین کس زبان سے کہوں اوسکی شوخیاں استاد

لگا لے سبکے دلوں پر کٹاری آتی ہے
نہال ہو کہ مراد اب تمہاری آتی ہے
کناروں پر وہ لگا کر کناری آتی ہے
بہار تازہ کی محفل میں باری آتی ہے

شعر خوانی زبانی لال پری بیچ سبھا کی

انسان کا کام حسن پری تمام ہے
یاقوت زر خرید ہے سرکار کا مرے

جوڑا ہے سرخ لال پری میرا نام ہے
نوکر عقیق لال بدخشان غلام ہے



عاشق کو قتل کرتی ہوں ابرو کی تیغ سے
پوشاک میری سرخ ہے تکلا ہے جا بجا
شوخی یہ میری ہو تو ہیں مرغ نیم بسمل
سرخ مجھسے ہوتا ہے ہر دم جو دو بدو
استاد انجمن میں رہیں سرخرو سدا

ورنہ تو مجھکو خون بہانے سے کام ہے
دیکھو شفق میں رات کو ماہ تمام ہے
ہر گل کو زیست باغ جہاں میں حرام ہے
کرتا لہو لگا کے شہیدوں میں نام ہے
اللہ ہے دعا یہ میری صبح و شام ہے

چھند زبانی لال پری کے بیچ سبھا کے

۱۳

افسوس اس فلک نے کیا ...
کن روز و شبن میں جدا ...

بجلی تڑپتی ہے کہیں دل کا جوش ہے
اور چار سو سے باد صبا کا خروش ہے
ہر ایک پہ ہے تو ہم ناو دوش ہے
اور سبزہ چمن کہیں زینت فروش ہے

افسوس اس فلک نے کیا ...
کن روز و شبن میں جدا ...

[illegible]

کلام وزیرزادی

بیٹھی تھی مین قاف مین جوڑا سہنی لال
یہان بلا کر آپ نے بڑہا دیا اقبال
بڑہا دیا اقبال کہ یہان مجھکو بلوایا
سما سبھا کا آج بہت دن بعد دکھایا
رہے یہ سر پہ سبھا سب میرے دلکو بہایا
رہے سدا اوستاد یہ یہان کرتار کا سایا

ٹھمری زبانی لال پری کی بیچ دہن دیس کے

مورے جوبن مین لعل جڑے ہے
بہت کہرے او مہاراجہ سے کے
کہ دو مولنگا کو وہ جیتی کہت ہے
پرکہن داون پہ گاج پرے

بہت کہرے او مہاراجہ رے

چھتیان موری گجب کی کہوشرنگ
جیسے انگیا مین کوسلے دہرے

بہت کہرے او مہاراجہ رے

کوؤ مورے لاوُن لال جوبن کے
اوستاد سے کہبر کرے

بہت کہرے او مہاراجہ رے

ساون زبانی لال پری کی ساونکی فصل مین

پیا بن گہٹا نہین بہاوے

رہ رہ دل رونہ ہوا وے
بجری کی چمک ٹریاوی ڈراوے

پیا بن گہٹا نہین بہاوے

انترہ

رت برکہا کی آئی ری گیان
آج جیا کو کل نہین آوے
مورے آور سے یاد ن سجنی
کوئی او سکو سمجہا دے جاوے

پیا بن گہٹا نہین بہاوے

کلام شہزادی

۱۴۳

کہاں سے کہون اس منہہ بوندن مان	لکہہ پتیان جو بہاوے
بیتم کو کوؤ بہدری پر کہا بیتا	دئی مارے سے ملا وی لاوے

بن پیا گہٹا نہین بہاوے

اُمنڈ گہمنڈ کے کاری بدریا	موسے ناحک نہ ستاوے
کوؤ یون پیڑ ائی سے جاکہہ	اور پلک پر ساوے

بن پیا گہٹا نہین بہاوے

بہیجت ہون انسون کے بوندن	بینگما جہر نہ لگاوے
پیرا وستاد کو مان کے آپنے	بن پریت پہ جاوے جاوے

بن پیا گہٹا نہین بہاوے

غزل ساونکی زبانی لال پر سیلے ساونکی فصلین

دلکو مرغوب ہی ٹہنڈی جو ہوا ساونکی	مانگتا ہو نہین سدا حق سی دعا ساونکی
یاد آتا ہے وہ سبزہ وہ گہٹا ساونکی	شکل دکہلائی پہر اب جلد خدا ساونکی
چڑہ گیا جبکہ فلک پر مرے آہو نکا دہوان	گر گئی خلق کی نظرون سے گہٹا ساونکی
دیکہئے آنکہو نسی کس کس کی برستا ہی لہو	یار با تہو نمین لگاتا ہی حنا ساونکی
زلف جانان کی قرین یون ہی دوپٹہ اودا	شب تاریک مین جسطرح گہٹا ساونکی
ایک لحظہ نہین تہمتی ہی جہڑی اشکون کی	لگ گئی کیا مری آنکہونکو ہوا ساونکی
ابر بہاگا ہوا جاتا ہے خدا خیر کرے	آج بدلی نظر آتی ہے ہوا ساونکی
کیون نہ ہم گریہ تصور نہ سے مجہے زلف کا بعد	رات ہوتی ہی سیاہی مین بلا ساونکی
مرتی کا تو نہین نہین یار کی زلفونکی قریب	جہالی بہادون کی ... گہٹا ساونکی

15

[illegible]

ای امانت نہ نکالی ہمرزمین تو نے نبی	پہلی تھی کسکی غزل ہم سے سواسا ونکی

ہولی زبانی لال پری کے بیچ دین سبز پری کی کے ہولی کی فصل مین

لاج رکھ لے سخیام ہماری	مین چیری ہون تمہاری

چرادے سیجکی کاری

عبیر گلال نہ نکہہ پہ ڈارو	نہ مارو پچکاری
آوہی دیہہ سب ویکہہ پڑیگی	ساری بھیج و نہ ساری

کہین گے لوگ متواری

تم جاتر ہوی سے کیہلنا	ہم ڈرپوک اناری
تاک جہانک لگامت موہن	جاؤن تورے بلہاری

نکہ ہوے جان سی عاری

لاکہہ کہی تم ایک نہ مانی	ملنی کرکے ہماری
یاہی گہری اوستاد سے جاکر	کہیون حلکیت ساری

کہان جاؤ گے گردہاری

غزل زبانی لال پری کے بیچ ڈہن دلسکے

خیال آتا ہے جب دلکو شکوہ بیداد کرتا ہے	خدا سے ای بت کافر یہی فریاد کیا کیجے
بہار آئی ہے گلشن مین گہٹا جاتا ہے دم اپنا	قفس کا در کہو اکرتا نہین صیاد کیا کیجے
عبث کرتا ہے تو ہمسے خیال یار کا شکوہ	جو ہو آنکہ اپنا دل آدمی سے پہر یاد کیا کیجے
مقابل سرو کو پاکر گلستان مین گل بولا	غلام اپنا جو ہو وہ مسلے سے آزاد کیا کیجے
کسی محبوب کا بوٹا سا قد آنکہون مین پہرتا ہے	چمن مین دیکھ کر اپنا سو شمشاد کیا کیجے

بلبل کیطرح یاد ہی مین اب بیقراری

جواب دیا شہزادی نے

۱۶

[illegible]

جنون انکا جوش کہو تا ہے رگو نکو چہو کر نشتر
لہو بہتا ہے غیر و انکا ہمارا دم لکلتا ہے
ہماری قبر کو ٹہو کر لگا کر یار کہتا ہے
امانت کوہ پہ پہونچا تو یون فرہاد چلایا

نہ تجکو گالیان دیجے تو آ صیاد کیا کیجے
گلی پہ پہیر تا خنجر نہین جلاد کیا کیجے
ملا ہو خاک مین جو خوداد سے بیداد کیا کیجے
لبون سے جان شیرین ہر اپ ہی آتا و کیا کیجے

غزل دوسری زبانی لال پری کے

شب فرقت مین نالون نے جہان سر پر اٹہایا ہے
رخ رنگین کو نشکر زلفون مین چہپایا ہے
چہپاون شب امت کے لحد مین کون تر
حساب آتش دانہ حشر مین ہوگا تو کہدینگا
نئی ہے روشنی اپنی لحد سنگ سی مین
ہوئے ہوتے سنگدل تم گالیان کیسی
شفق پہولی ہو دیکہو شام کو شہر نظر
ہمین اب زندگی ہے تلخ انکی کڑوی باتون سے
مری تربت پہ آنا چاہئے نہین کہین نگیرہ
عیان ہے نور کا ٹیکا نہین محراب پہ وہ بین
نہین ہو جہ پہم بجلیان آتی ہین نہین

زمین کو زلزلہ ہے آسمان چکر مین آیا ہے
طپان ہے ابر مین بجلی حسن ان پر چہایا ہے
کفن نے داغ عریانی کا جامی کو لگایا ہے
پیا ہے عمر بہر خون جگر غم بہی کہایا ہے
چراغوں نکے عوض شعر و کے دل جلایا ہے
زبانکی تیغ کو خوب آپ نے چہٹایا ہے
لب رنگین پہ مسی ملکے او سی پان کہایا ہے
کسی نے زہر کہا لیجے یہی جی مین سمایا ہے
یہ کس نے چادر مہتاب مین پیٹا لگایا ہے
چراغ اوس شمع رو نے مین کعبہ مین جلایا ہے
کسی صورت کو تو ای امانت یاد آیا ہے

عقد سبز پری کی درخواست زبانی راجہ اندر سے

کالی رات مین ساری ... بہت زاری تو دی جان - اب سے ہے لال پری

اندر سبز پری کی تیج سبہا کے

۱۷

کہوند اری لال پری کا
پہلا بہو یہ ...
کیلون شہزادی سے آج ...
دوسرہ کہنا شہزاد ...
دکہلایا اللہ نے ...
شادی کا روز آج ...

آتی ہے اندر سے اب سبز پری ہے
پریزاد سے دیکھ کے کہا جاتا ہی ہیرا
جن دیو ہین سے خجالت کی سنبل اور نہین سکتی
زیور کی ہی کیا شان جہر بیسی بدن پر
ہنستا ہے زمرد یہ سدا دیا نی ڈوپٹہ
آمد کی خبر سنکے حسینون مین تھین دھوم
او ستادہ سب عاشق و معشوق کی ہین نام

لب سرخ ہین پر سبز مین پوشاک کری ہے
چہرے مین زمرد سے سوا جلوہ گری ہے
پر یونکو سدا شرم سے بال و پری ہے
اک شاخ ہی نازک کہ شگوفون سے بھری ہے
کیا حسن کے اقبال سے سبزہ نکو جری ہے
جو شمع ہے محفل مین چراغ سحری ہے
شہزادہ وہ گلفام ہی یہ سبز پری ہے

شعر خوانی اپنے حسب حال بابی سبز پری کے

معشوق ہون شوخی سے ستم گر کسی ہوئی ہون
دکھائی میری پوشاک نہی باغ مین سبز پری ہون



کیا اصل ہی سبزے کی ہی جس نکے آگے
لو ہیتی ہون دل آنکھ فرشتی سے ملا کر
شعلہ ہے بھبوکا ہے غضب ہے ہی انگیٹھی

فیروزے سے خوش رنگ زمرد سے کھری ہون
انسان ہے بلا کیا مین نہین جن سے ڈری ہون
جا بجا مین پریزاد جو ہین گرم وہی ہون

زندہ نہ کہیگا مجھے مسلے گا جو راجہ
وہ شمع میں پروانہ ہوں مسرور میں قمری
اوستاد کے دم سے چمن حسن ہے آباد

شہزادہ گلفام کی صورت پہ پری ہوں
وہ گل ہے جہاں تھیں میں نسیم سحری ہوں
میں واسطے طاؤس کے داغ جگری ہوں

چوبولہ زبانی سبز پری کے

راجہ جی تو سوتے تھے دیا نہ کچھ انعام
سن بے کالے دیو تو میری اک بات
شہزادہ اک بام پر سوتا تھا نادان
اوتری اپنے تخت سے تیر کلیجہ کھائے
صورت اوسکی دیکھ کے لے گیا قرار
دل میرا لگتا نہیں محفل کو میان
اوسکو گر تو لا دے جا کر جلدی یار

جاتی ہو میں باغ میں یہاں میرا کیا کام
آتی تھی راجہ کے گھر میں آج کی رات
جوبن اوسکا دیکھ کر نکلی میری جان
سوتا تھا وہ بے خبر ہاتھ پاؤں پھیلائے
منہ پر منہ میں نے رکھا کیا خوب سا پیار
قالب میرا ہے یہاں وہاں ہے میری جان
لونڈی میں ہو جاؤنگی تیری سے بے تکرار

جواب کالے دیو کا طرف سبز پری کے



19

چھند کہنا دیو کا پری سے
الیا ہو کہ خواب سے پری میرے پاس آ
اور شکل میری دیکھ کے دل میں نہ ڈر
پھر تو نہ میرے حال پہ جور و جفا کر
اے وقت نہ کوئی آ کے میری جان پر
دوہرہ کہنا زرد پریکا
جواب دینا دیو کا پری سے

گھر میں راجہ کے تو پریون کی سردار	تجھسے کرسکتا نہین ہرگز مین انکار
تیری خاطر سے مجھی سب سی ہیان سوا	تیا بتا معشوق کا لاؤن ابھی وار

جواب سبز پری کا طرف کالے دیو کی



جا تو سنگلدیپ سے اختر نگر مین ہان	سوتا ہے اک ماہرو لال محل پر ادار
جھلا مین دے آئی ہون اپنا او نشان	سبز نگو نکی آرب سے تو اوسکو پہچان

سوال کالے دیو کا سبز پری سے

لایا شہزادہ مین جاکر ہندوستان	لو اپنے معشوق کو سبز پری پہچان

جواب سبز پری کا خوش ہو کر طرف کالے دیو کے

یہی ہے شہزادہ میرا یہی ہے مری جان	یہی میرا دلدار ہے میں اسپر قربان

جگانا سبز پری کا شہزادی کو شانہ ہلا کر



سوتے ہو کیا بیخبر چھوٹ گئے تم گھر بار	آنکھیں کھولو لاڈلے نیند سے ہو ہشیار

جاگنا شاہزادے کا نیند سے اور کہنا گھبرا کر

اوٹھا میں کیا ہوا چھوٹا کدہر مکان	سویا تھا میں کس جگہہ آیا ہائی کہاں
ناوہ میرے لوگ ہیں ناوہ میری جا	خواب یہ میں ہوں دیکھتا جاگ رہا ہوں یا

گانا شاہزادے کا غزل عالم حیرت میں بیتاب ہو کر

گھر سے یاں کون خدا کے لئے لایا مجکو	کس ستمگار نے سوتے سے جگایا مجکو
حق نے کیا خواب پریشان یہ دکھایا مجکو	نظر آتا ہے نہ اپنا نہ پرایا مجکو
حیف صد حیف کسی نے نہ خبر لی میری	کیا عزیزوں نے میرے دل سے بہلایا مجکو
نیند سے آنکھ کسی کی نہ کھلی کوٹھے سے	اور ہلکے ہو سکی نہ چپل سے چھوڑایا مجکو
بس ہیں ظالم کے غضب سے مجھے چھوڑ دیا ہای	ڈھونڈھنے کوئی پہنچتا نہیں آیا مجکو
تا دم مرگ اب امید رہائی کی نہیں	کس بلا میں ہے الله پھنسایا مجکو
مخلصی کی کوئی تدبیر بتا او ستاد	ہے بہت گردش قسمت نے ستایا مجکو

۲۱

واہ الله کیا تمکو طبیعت دی ہے

ای صنم حسن تجھے چاند سی صورت دی ہے

اوسی الله نے ہمکو بھی محبت دی ہے

پھر آئی یہ طبیعت جو نہ آئی سو گئی
پھر ہوا کا ہیکو ہمکو یہ سماں ہوتی
تازہ واری ہی یہ یون تیری اوٹھائی ہائی
پھر کبھی آپ نے کیون آنکھ دکھائی ہوتی

ای صنم حسن نے تجھے چاند سی صورت دی ہے
اوسی اللہ نے ہمکو بھی محبت دی ہے

جانجان تجکو بہلا کیا یہ سمائی ایسی
آپ نے بدلی جو اسوقت کہائی ایسی
کونسی بات ہمیں ... آئی ایسی
دفعۃً بیٹھ گئی دلپر ... ایسی

پھر گانا شہزادے کا بہاگ کی چیز حالت اضطراب مین



ہے کون گھر سے لایا یہان		بتادے یہ کسکا ہے گا مکان +
	ہے کون	
سب بچھڑے کوئی سنگ نہ ساتھی		عزیزون کو اپنے پاؤن کہان
	ہے کون	
دل کا کسکو حال سناؤن		سر پر باپ نہ مان ++
	ہے کون	
گھر جانے کی آس نہین ہے		پڑی کس مصیبت مین مری جان
	ہے کون	
پہنس گئے ہم ظالم کے پہندے		کوئی اوستاد سو کیونہان
	ہے کون	

کہنا سبز پری کا شہزادے کا ہاتھ تہام کے



دیکھو تم میری طرف گھر کا بتلو نام	لونڈی مجکو جان کر کہو یہاں آرام
جو ہو نا تہا سو ہوا جانے دو یہ خبر	چلو مہرو کہا و ٹہلو کرو باغکی سیر
تبلاؤ اب حسب نسب اور تم اپنا نام	رہتے ہو کس کام مین ہیگا کہاں مقام

جواب شہزادہ گلفام کا

خلوت میں رہتا ہوں عیش ہے میرا کام	شہزادہ ہون ہند کا نام میرا گلفام

سوال شہزادے کا سبز پری سے

تو عورت کس قوم کی اپنا نام بتا	دو نون شانون پر تری لگا ہے یہ کیا

جواب سبز پری کا

قوم کی ہونگی میں پری سمجہ نہ تو حیوان	یہ دو نون پر ہیں مرے اے مومن نادان
رہتی ہون میں قاف میں سبز پری ہے نام	راجہ اندر کے یہان ناچ میرا ہے کام

سوال شہزادے کا

جلدی یہ بتلا مجھے دلکو ہے وسواس	میرا آنا کسطرح ہوا ہے تیری پاس

۲۴

تھی پہر کیون تھی طبیعت میں لگائی ایسی
اپنے کرنے کی سزا آپ نے پائی ایسی
نہ کروگے کسی قبر سے برائی ایسی
نہیں اللہ نے مجکو میری لعنت دی ہے
میری تقدیر نے مجکو یہ مصیبت دی ہے
دوسرہ کہنا پریکا شہزادے سے
جانتی ہے ہر دم یہان آئی ہے کیجان
مجکو مطلق ہی نہیں جانی میرا دیان

عاشق زار تو تیرا اگر ای یار نہیں
کہاں خورشید درخشان کہاں شمع فانوس
رو برو مہر کے مشعل کبھی درکار نہیں
دی ہی اللہ نے جو آن و ادا پریونکو
ہرگز ان باتوں سے انسانکو سروکار نہیں

غزل شاہزادہ

جواب سبز پری کا

تجھپر میں عاشق ہوئی چلتے چلتے راہ	اوٹھا منگایا پان تجھے بھیجکے دیو سیاہ

شعر خوانی زبانی سبز پری کے مخاطب ہوکر شہزادے سے

سر پہ آنکھوں پہ بٹھاؤں تجھکو	آ مرے پاس گلے سے میں لگاؤں تجھکو
دل و جان سے مجھے بھاتی ہیں ادائیں تیری	پاس لا چاند سا منہہ لوں میں بلائیں تیری
لیٹ پہلو میں کے سیر گھر کو میں آباد کروں	تجھکو لپٹا کے گلے وصل سے دلشاد کروں

جواب شہزادے کا

وصل کی تیرے قسم گھر میں ہی کہانا مجھکو	نہ خبردار ابھی ہاتھ لگانا مجھکو
مجھکو نادان نہ سمجھ و میں دانا ہوں میں	قوم کی تو جو پری ہے تو سیانا ہوں میں
بیسوا تجسی زمانہ میں نہ ہوگی زنہار	آپ بدنام ہوئی مجھسے چھڑایا گھربار

جواب سبز پری کا

زندگی کا ہے مزا ایسی ملاقاتوں میں	جو چلے مجھسے بگہار و نہ ذرا باتوں میں
شکر اللہ کا کر لگی قسمت تیری	یک بیک مجھسے پری کی ہوئی الفت تجکو
تجکو دیوانے نہیں شرم ذرا آتی ہی	خواب میں بھی کہیں انسان کو پری آتی ہی
دیکھ پچھتائیگا میرا جو برا دل ہوگا	وصل تجکو نہ پری کا کبھی حاصل ہوگا

جواب شہزادے کا

گھر کی جھینٹی کا ہے غم آہ و فغان کرتا ہوں	وصل کا وعدہ میں اس شرط سے ہاں کرتا ہوں
سنی اندر کی سبہا میں نے کہانی ہے	اوسکا ارمان ہے مجھے جو تجھے انمیں ہے

[illegible]

اندر تبلیسو لکا تو ہان سنہ میں سہی جھپاگے
ساتھ ان سے مجھسے پہیل کے جلسہ کھلا
سیر میں نہیں سے سہستا اتنی جو اکبار کرو
سو پاس سے ستیر یہ کہین جاؤ نہیں

ناچ پر ہوتی کا مگر بیٹھے شہیں کہنا
راجہ اندر کے اکہاڑے کا تماشا کہلا
جیتے جی پھر نہ کبھی وصل کا انکار کرو
جو کہے تو اوسے آنکھوں سے سنبہالو نہیں

جواب سبز پری کا

ایسی باتوں کا نہ پہیں لانا اپنا
دیتا اندر کے اکہاڑے پہ جب جان ہو تو
ایسی جا سر کو انسان نہیں چلتے ہیں
آفت آجائیگی تجہپر اسی آن کو تجھ
کوئی راجہ کو خبر جاکے لگا دیوے گا
نہ جلا دیگا تو آفت میں پہنسائیگا تجھے

جان آفت میں نہیں مفت پہنسانا اپنا
سخت مشکل ہے دیوانہ ہی نادان تو
وان میری جان پرینراد کی ہیں چلتے
آدمی زاد کا کیا کام پرستان کی طرف
بہوک دیگا وہ تجہے جھٹ جلا دیگا
قید کرکے وہ کنوئین بیچ ہکا لیگا تجھے

جواب شہزادے کا

مین نہ مانونگا نہ مانونگا کبہی بات تیری
بات جو اصل تہی مین عقل سے پہچان گیا
تو کسی طور کیا مین سے زبان آتی ہے

کام کس روز کے آویگی ملاقات تیری
باعث انکار کا جانی میرا دل جان گیا
اسلئے ہجو کسی سبہا مین نہین لیجاتی ہے

جواب سبز پری کا

٢٥

[illegible]

غزل شہزادی

کیا کیا دکہائے تیرے ستمگار دیکہئے
جو آنکہ اٹہائے بس وہی لاچار دیکہئے
گلچین کو چاہئے مین بلبل پہ ہے ستم
کیا ویسا ہی کر دیا گلزار دیکہئے
کیسا تہا چور لیگیا شہزادی کو
ہرگز جو اسکے زر و دینار دیکہئے
آئی نہ راست مجکو کبہی شب وصال

[illegible]

بات ہرگز یہ زبان سے نہ نکالو صاحب	ہوش مین آو ذرا منہ کو سنبھالو صاحب
دیو سے مجکو ترا کام جو کرنا ہوتا	آدمی زاد پہ کسو سطے مرنا ہوتا
مین پری ہوکے اور ایسی پہ جان کرون	اپنی چوٹی پہ مرے دیو کو قربان کرون

جواب شہزادے کا

دل ہر اک شخص کا پہندے مین پہنساتی ہے تو	اے پری کیون مجہے باتون مین لڑاتی ہے تو
صبح ہوتی ہے مری جان کوئی آنکی بیچ	پہیروین چلکے سنا مجکو ستانے کی بیچ
وان نہ ایجائیگی تو جی سے گذر جاؤنگا	آپ مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا

جواب سبز پری کا

مفت کی یار خراب اپنی جوانی تونے	ہای افسوس میری بات نمانی تونے
اب ملیگا نہ عزیزون سے نہ ماں باپ سے تو	شیر کے منہ مین میری جان چلا آپ سے تو
تہک گئے ہونہ کہا تک رہی بہاؤ ہمین	چل اکہاڑا سبجے اندر کا دکہلاؤن تمہین

جواب شہزادے کا

کسطرح چلنے پہ تیار میری جان ہون مین	تو پریزاد ہے چالاک و انسان ہون مین
اوڑ کے تو جائیگی اک پل مین پرستان کی بیچ	ہاتہ پہیلا کے مین رہ جاؤنگا ارمان کی بیچ
کوئی اوڑ چلنے کی تدبیر بتا دی مجکو	پر کسی دیو کے تو نوچ کی لا دے مجکو

جواب سبز پری کا

شہزادی کا گانا

بن پیا رات لگی موہے بھاری

سکھی یہ کہا رت ادہکاری

بن پیا رات لگی موسے بھاری

دامن دمک دمک دمکاری

کوئل کوکت کاری

پاپی پپیہا میرو پران لیت ہے

مین برہا کی ماری

بہکی باتین نکرو ہوش مین آؤ جانی
تہام لو پایہ مرے تخت کا اب تہسی تم
مجہسی ان جاکے کوئی بات نہ کہنا صاحب
گاکے اور نلکے بہت سبکو سناؤنگی مین
کسی آفت مین لیکایک اگر آنا جانی

نہ پریزاد سے بے پر کی اڑا جانی
چہوٹ جانا نہ کہین راہ مین رستہ مین تم
پیچہے پیچہے مرے تم تاج مین رہنا صاحب
تمکو بہول گئے درختو مین چہپاؤنگی مین
یاد رکہنا کہ مجہے بہول نجانا جانی

اٹانا دوبارہ سبز پری کا سبہا مین اور کہنا چہند کا



سبہا مین بلوا کر مجہے آپ کیا آرام
کرنے اپنا کام یہان پہر ہو نہین آئی
سمانا ہے گا آج جو مین جی کہو نگی گائی

آئی ہو نہین پہر یہان کرنے اپنا کام
ٹہمری چہند غزل کی جہمین دہن ستہائی
کہین گے سب اوستاد نی کیا کیا چیز بنائی

ٹہمری زبانی سبز پری کے بیچ دہن پیچ کے

موری انکہیان پہرکن لاگین
کہان گیو یار کدہر گئین سکہیان

کہو مدھر ایہ لال سے ٹھگ شہزادے کو جب تک [illegible] سو مورا جیا [illegible] من مین [illegible] گماون [illegible] بن پیا کے [illegible] مورا جیا [illegible] کالا شہزادی کا [illegible] جا اس [illegible] ایہ لال کا بیان

ٹھمری کالا شہزادی کا شہزادے کے فراق مین

دوہا جات جو بیتوان رین دن [illegible] اور نینن پر [illegible] شام سندر [illegible] رات کٹے تارے گن گن [illegible]

انکھیان پھڑکن لاگین

دینہہ سپکت ہے جیہ ترپت ہے | پیت لگا کے مجا ہم چکھیان

انکھیان پھڑکن لاگین

نینن مین دلدار بسیت ہے | یہ انکھیان الماس سپہ کہیان

انکھیان پھڑکن لاگین

بل بل جاؤن مین استاد کے | بیچ سبھا مین موری پت رکھیان

انکھیان پھڑکن لاگین

ٹھمری دوسری زبانی سبز پری کے
بیچ دہن بیرج کے

سدھ لاگ رہی توری آٹھ پہر | تن من کی مہنیت موہ کہاک پھیر

سدھ لاگ رہی

بس نا بہر موسے کل نہ پڑت ہے | دکھلا دے جھلک کہون ایک بیر

سدھ لاگ رہی

عرج کرت مورا جیرا ڈرت ہے | دل دھرکت دینہہ کنپت تھر تھر

سدھ لاگ رہی

ہر کا پتا استاد لگا دے | پوری ہی بہرت ملن جیہ بہتر

سدھ لاگ رہی

غزل زبانی سبز پری کی
بیچ دہن دیس کے

[illegible]

بھولا ہون مین عالم کو سرشار اسی کہتے ہین
دم لیکے میرا چھوڑا آزار اسی کہتے ہین
نکل گھر سے جو وہ نکلا اک حشر ہوا برپا
اوس ماہ کا جلوہ ہے عشاق کی محفل مین
تصویر کو سکتا ہے کہتے ہین اسی نقشہ
اک رشتۂ الفت مین گردن ہے ہزار دل کی
محشر کا کیا وعدہ یان شکل نہ دکھلائی
دل سے شب فرقت مین کیا ساتھ دیا میرا
شب گذری سحر آئی پلک نہ لگی عاشق
خاموش امانت ہے کچھ اف بھی نہیں کرتا

مستی بھی نہیں غافل ہشیار اسی کہتے ہین
اچھا نہ ہوا اک دن بیمار اسی کہتے ہین
دل لیکے گئے عالم کے دلدار اسی کہتے ہین
یوسف اسی کہتے ہین بازار اسے کہتے ہین
آئینہ کو حیرت ہے رخسار اسی کہتے ہین
تسبیح اسے کہتے ہین زنار اسی کہتے ہین
اقرار اسے کہتے ہین انکار اسی کہتے ہین
مونس اسے کہتے ہین غمخوار اسی کہتے ہین
بوسہ نہ دیا اوسنے تکرار اسے کہتے ہین
کیا کیا نہیں اپنے ہیں اغیار اسی کہتے ہین

غزل دوسری زبانی سبز پری کے

لب جان بخش کی الفت مین لب پر جان آئی ہے
نہیں یاقوت کی افشاں سکی زنجیر جھلکی آئی ہے
شب تاریک فرقت مین کسے ہو کون تنہا دل روئے
وہ خورشید خط سے ہے بدرنگ جلد مصحف عارض
جگہ فضل خدا سے اک بت کافر کی دل مین
ہلاتا ہون فلک کو بعد مردن اپنی نالون سے
خدا کے سامنے گردن جھکائیگا ندامت سے

مریض عشق مرتا ہے مسیحا کی دوائی ہے
جبین سے شربت دیدار پیتا ہے جہان کی ہوائی ہے
چراغ اندھا ہے تیری شمع کی آنکھوں میں سمائی ہے
کلام اللہ کی کافر نے کیا صورت بنائی ہے
فرشتہ جا نہیں سکتا جہان اپنی رسائی ہے
لحد مین پاؤن پھیلا کر زمین سر پر اٹھائی ہے
بتونکو کرکے سجدہ برہمن نے منہ کی کھائی ہے

ذرہ میرزا اودی کیطرف سے

عالم پہ اپنا رنگ جمایا بسنت نے
جوڑا بسنتی سبکو پہنایا بسنت نے
جوبن بہار کا دکھایا بسنت نے
دلمین امنگ کا شور مچایا بسنت نے
سب گلشن جہانکو کھلایا بسنت نے
لیکن مجھے یہ داغ دکھایا بسنت نے

سب گلشن جہانکو کہلایا بسنت
لیکن مجہی داغ دکہایا بسنت

سب گلشن جہانکو کہلایا بسنت
لیکن مجہی داغ دکہایا بسنت

۳۰

نہ پہنچا آپکو ساعد چہوڑا کر پاس عشق و سنگ
سیری تربت کے سبزے گیان بچا شبنم کا
رکہے اللہ عزت عشق مین کچہہ نہین تپی
لیا ہے ابروِ قاتل کا بوسہ عین غصے مین
جلانا آتش افروز لنکا کیا مشکل نہی یا مین
مگر ریسی پینے سے مزا ملتا ہی دنیا مین
رخ رنگین کو بھی غیبت مین لیتا ہون
پہنسے ہے عشق کی پہندے مین

کلائی ہاتھ مین لیکر میرے دلکو کل آئی ہے
لحد پر سوتیونکی چیخ ز چادر چڑہائی ہے
اکیلا مین ہی اُن سن کیطرف بہار نہی آئی ہے
جگر دیکہو ہمارا شنہ کیا تلوار کہائی ہے
میرے نالون نے آکر آگ دوزخ مین لگائی ہے
لب شیرین جانا قند کی گویا مٹہائی ہے
اوڑا ہے باغ سے صیاد بلبل کی بن آئی ہے
مدد کو یا علی پہونچو دم مشکل کشائی ہے

چغلی کہانا لال دیو کا راجہ اندر سے مثنوی مین



مہاراج کو حق رکہے شاد کام
نئی آج ہے عرض کرتا غلام

٣١

مین کہاتا تہا اسدم چمن کی ہوا — حقیقت وہ دیکہی کہ ہوش اڑ گیا

شجر ہے یہ انا چو شمشاد کا — گذر ہے وہان آدمی زاد کا

نہین کہ لی اصلا میری عقل کام — وہ انسان ہے یا کہ ماہ تمام

اوسے کون لایا ہی یان انپی ساتہ — اسی فکر مین کب سے ملتا ہون ہاتہ

کہنا سبز پری کا لال دیو سے عالم یاس مین

نکر لال دیو اسطرح کے کلام — ارے بے مروت زبان اپنی تہام

خدا کے غضب سی ذرا دلمین کانپ — چغل خور کے منہ کو ڈستے ہین سانپ

پری کیطرف دیکہہ احمق نہ بن — بُرائی سے باز آ بقول حسن

کسیکی بدی تو نکر عیب ہے — کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہے

دل عاشق اس بات سی ہل گیا — سمجہے ہائے کمبخت کیا ہل گیا

پوچہنا راجہ اندر کا لال دیو سے غضبناک ہوکر

ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا — مرے باغ مین کام انسان کا کیا

ہوا کسطرح یان بشر کا گذر — پرندون کی دہشت سی جلتے ہین پر

قدم رکہہ سکے جن کی کیا جان ہے — فرشتونکی یان عقل حیران ہے

کسی دیو سے آشنائی نہو — پری کوئی ساتہ اوسکو لائی نہو

اوسے کہینچ لا پاس میرے شتاب — کہ غصے سے ہے حال میرا خراب

جانا لال دیو کا پاس گلفام کی اور پوچہنا طیش کہا کر

شہزادی ہی اک نہفت پیاری
نظارہ میرا چشم فلک کو ہوتا محال
اب دربدر ہوا ہے تیئیں میں پہراتی ہون
چہپتا ہے میں چہپائے سے عالم پہ حسن کا
جوگن کا بہیس کرکے میں آئی ہون
تقدیر اپنی آجکی دن آزماتی ہون

جواب وزیرزادی کا

تیری لیئے میں اپنے تئیں اب مٹاتی ہون
سارا سنگار اتارکر جوگن بناتی ہون

کیشر ہے کہ جن ہے کہ سایہ ہے تو
اوٹھا آنکھہ کر جلد مجھسے بیان
چمن کا کوئی گل کہ بوٹا ہے تو
پری پر یہ شیدا ترا دل ہوا
میرے ساتھ چل جلد اے بی شعور

پرستان میں کیونکر آیا ہے تو
بٹھایا تجھے کسنے لاکر یہاں
ستارا و یا سنکے ٹوٹا ہے تو
اکھاڑے میں اندر کے داخل ہوا
بلایا ہے راجہ نے اپنے حضور

لانا لال دیو کا گلفام کو کھینچکر روبرو راجہ اندر کے اور عرض کرنا



حضور میں حاضر ہے یہ شعلہ خو
بجا آپ کا حکم لایا غلام
شجر کے تلے سے اوٹھایا اوسے
ڈرا اپنی نہ کچھ اوسکی فریاد سے
ستم کیجیے جو سزاوار ہے

مہاراج صاحب نگہ روبرو
چمن میں پہونچکر کیا اپنا کام
سبھا کی طرف کھینچ لایا اوسے
اوڑا لایا قمر کو شمشاد سے
کھڑا دست بستہ گنہگار ہے

٣٢

پوچھنا راجہ اندر کا گلفام سے سبب داخل ہونیکا پرستان میں

ارے کون ہے تو ترا کیا ہے نام	سبھا تو نے کی میری برہم تمام
تجھے لایا یاں کون اے بد صفات	بیان مجھسے کر جلد یہ واردات
کیا قصد تو نے پرستان کا	نہ خوف آیا اپنی تجھے جان کا
مری ساری محفل کی لی آبرو	یہاں گھس کے آیا پریوں کو تو
بتا حال آنیکا اے دردناک	جلا کر ابھی ورنہ کر دونگا خاک

عرض کرنا گلفام کا راجہ اندر سے عالم ہراس میں ہاتھ جوڑ کر

کہوں کیا فلک کا ستایا ہوں میں	یہاں کھیلکر جی پہ آیا ہوں میں
پری سبز ہے جو اکھاڑے میں یاں	اوسی کا ہوں دیوانہ میں نیم جان
سبھا کی سدا دھوم سنتا تھا میں	اسی فکر میں سر کو دھنتا تھا میں
وہ آنے لگی آجکی شب جو یاں	لٹک کر ہوا تخت میں میں رواں
بلا میں ہوا یاں گرفتار ہوں	جو چاہو سزا دو گنہگار ہوں

بلانا راجہ اندر کا سبز پری کو سامنے اپنے اور لعنت ملامت کرنا

اری او پری سبز او بے حیا	مرے سامنے جلد آ بیسوا
تجھی سے ہے تیری ذات و بنا دپر	کہ عاشق ہوئی آدمی زاد پر
بنایا اری تو نے انسان کو یار	بقول حسن حسن تو اے نابکار
ترا رنگ عزت سے اوڑتا نہیں	تجھے کیا پریزاد جڑتا نہیں

۳۳

سبھا میں لگا لائی انسان کو ساتھ
ستائے گریباں ہے اور میرا ہاتھ

عرض کرنا سبز پری کا راجہ اندر سے اور نادم کرنا گلفام کو اور رونا گلے لپٹا کر

جفاؤ ستم کی سزاوار ہوں میں
حقیقت میں تیری گنہگار ہوں

ارے کیوں نہیں ان کو سمجھتی تھی کیا
نہ مانا میرا ہاے تو نے کہا

بلا میں پڑا آپ ہی سب لیے جیا
تجھے بھی اکھاڑے میں رسوا کیا

کہاں ان سے پہنچے اب دیکھوں راجے
خدا کو سپرد جان سونپا تجھے

جو جیتے ہیں تو پھر بھی ملجائینگی
نہیں تو کیے کی سزا پاینگے

کہنا راجہ اندر کا لال دیو سے واسطے قید گلفام کے اور نکلوانا سبز پری کا اکھاڑے سے پر نوچ کے

ارے دیو کر قصد بیداد کا
پکڑ ہاتھ اس آدمی زاد کا

کنواں اک وہ جو ہے تا فرش خط
ابھی اوس میں جا کر اسے قید کر

پری سبز یہ ہے جو آگے کھڑی
خطا کی ہے اس بیسوا نے بڑی



۳۴

سو تو نوچکر اسکے پر اور بال — اکھاڑے سب سے پھر ابھی نکال
اوڑا آئی پھر سے خاک پہ کو بکو — نہ آئے لے ہمارے کبھی روبرو

آنا سبز پری کا جوگن بن کے پرستان میں اور آمد گانا لوگوں کا

جوگن آئی ہے پری نکو پرستان کے بیچ — سر پہ نہیں ہاتھو نہیں سے پکا نکی بیچ
بھر ہے اوڑھا ہے کسی کے منہ پہ ریا ہی بھبھوت — سیلیاں ڈالی ہیں گردنمین گریبان کے بیچ



چال متوالی ہے آنکھین ہین مے عشق سے لال — مست شہزادۂ گلفام کی سودا نکی بیچ
سر کو دہنتی ہین صد اسکے چہ نداور پرند — پہیر دین کا عجب انداز ہے پیشانی کے بیچ
طالب بوسہ ہین لب دید کی مشتاق آنکھین — دل ہے سینے مین طپان وصل کی ارمانکی بیچ
کہین گلفام کا کوسون نہین ملتا ہے پتا — خاک اوڑاتی ہوئی پھرتی ہے بیابان کے بیچ
غمزہ آفت سے قیامت ہین ادائین اوسکی — حشر عالم مین بپا کرتی ہے اک آن کے بیچ
سبز جوڑے مین ہے کیا چہرہ روشن کی ضیا — صبح کو چاندنی نے کہیت کیا دامان کے بیچ

دیو مدہوش ہین پڑے ہین نہین ہم اوستاد	جن ترٹپتے ہین پڑے جان نہین جان کی بیچ

ٹھمری گانا جوگن کا پرستان مین بیچ دہن بھیرون کے

مین تو شہزادے کو ڈھونڈہن چلیان	انگ بھبھوت جوگن بن ملیان
جہان پہری سب گلیان	مین تو شہزادے کو ڈھونڈہن چلیان
جی جاوت ہے ڈگر نہین آوت	ہم محلون کی پلیان رہے
لٹ چٹکائے بھیس بنا کے	دیس بدیس نکلیان رہے
انگ بھبھوت جوگن بن ملیان	مین تو شہزادے کو ڈھونڈہن چلیان
سیس بکس گیو پاون بھلس گیو	دھوپ ہین بن بن جلیان رہے
تن کمہلا گیو مکھ مرجھا گیو	جیسے گلاب کی کلیان رہے
انگ بھبھوت جوگن بن ملیان	جہان پہری سب گلیان

مین تو شہزادے کو ڈھونڈہن چلیان

جگ دشمن ہے راہ کٹھن ہے	بلا ہین کیو نگر ٹلیان رہے
جا ہی کہا اوستاد سے گوئیان	جہان پہری سب گلیان

مین تو شہزادے کو ڈھونڈہن چلیان

ٹھمری دوسری زبانی جوگن کے بیچ دہن بھیرون کے

کہان پاؤن کہان پاؤن پڑ رہی ہین

انترہ

یار کی چھاون نجر نہین آوت | ڈھونڈہت ہون سنسار رے مین
کہان پاؤن

کارے کرون کت ہیر یح دن | سوچیت ہون بار بار رے مین
کہان پاؤن

سپنے مین دلدار کو پاکے | چونک پڑی بہنسار رے مین
کہان پاؤن

پیا کارن اوستاد کے جاکے | ہوہون گلے کا ہار رے مین
کہان پاؤن کہان پاؤن یار رے مین

غزل زبانی جوگن سے فراق کا مضمون

مرتا ہون ترے ہجر مین آ یار خبر لے | اب جان لیے جاتا ہے یہ بیمار خبر لے
پہرتا ہون تصور مین تری صبح سے تا شام | بیتاب ہے یہ طالب دیدار خبر لے
بازار وفا گرم ہے ای یوسف ثانی | دل بیچتا ہے تیرا خریدار خبر لے
دہونڈہے سے بہی اب تیرا لشکا نا نہین ملتا | ہون چہان رہا کوچہ و بازار خبر لے
دنیا مین کوئی آن کوئی دم کا ہون مہمان | اب سانس ہے لینا مجہے دشوار خبر لے
آنکہ اوسکی ہو کیا حال دل زار سے آگاہ | کس طرح سے بیمار کی بیمار خبر لے
آنکہین ہین لگین در سے دکہا شکل خدارا | سر پہوڑ رہا ہون پس دیوار خبر لے
اتنا بہی نہین چاہیے عاشق سے تغافل | سو بار اگر ٹال تو اک بار خبر لے
آغاز محبت مین نہین زیست کی امید | مرتا ہے تیرا تازہ گرفتار خبر لے
لٹید دکہا شکل اب ای طفل برہمن | ای بیخبر ای بستہ زنار خبر لے

سنتے ہیں کہ فرقت میں تنہا ہوا جب

جلد آئے بہت بیدین لیکے تو قرار جس سے

غزل دوسری زبانی جوگن کے تھا لہو پکاری میں پیچ و دہن پر چلی

ہوا دھج بدہن [illegible] سے بتان جی کو بھی کلی
جلد جہر لوہا ہو جان فراق میں چلی

باد صبا جو ہم دم با غنچن لے سے چلی
نخل نہال ہو گئے پھول گئی کلی کلی

سایہ کی طرح خط ہے یا چہرہ صفا او کیا
آیا زوال یار حسن کی دو پہر ڈھلی

سمجھا نہ شکر ہیں سوں ہوگا حسین کلی
شاخ نبات سو شکر ہیں یا یہ نبات کی ڈلی

تا گشتی صبح چہرہ تو اوٹھ سے کرن ہاتھ کا
سو شب ماہتاب میں کیا ہی صنم جھلا ہلی

جلتا ہے یا ہمیشہ گل جھک اوٹھا کر ہاتھ
جا ہر ایک پھول کو دیتی ہے کیا کلی کلی

قصد کیا جو ابر میں رہن گل تر نو سیر کا
سنبلے سے نے دور تک کیا دشت میں [illegible] کلی

ایسا تار نین کوئی کب ہو ریاض میں
لو جیسے درد سہوا پہنا جو چڑا صندلی

ہو شب فراق میں کی جو اک دو تیشین
جسم یہ شمع کا پھکا گہن لگی جلی جلی

آئی شراب ساقیا جام شراب دے پلا
پھول کھلے کھلے غنچہ ابر اوٹھا سو اجلی

دیدۂ [illegible] قطرہ کی جھیلا [illegible] یار نے
جان جیتی عذاب سے رنگ گیا [illegible]

تری [illegible] نہیں [illegible] آتش [illegible]
تری او دو سر [illegible] ہلی [illegible] جہری چلی

مہکو نہیں شعر میں پاؤں [illegible] کیا
جب ہوئی نقش ایک فراق [illegible]

تعریف کرنا کالے دیو کا جوگن کی راجا اندر سے

خدا راجہ جی کو رکھے شادمان
جو ہو جان بخشی تو کھولوں زبان

[illegible marginal text]

پرستان میں جوگن اک آئی ہے	خدائی سب اوسکی تماشائی ہے
وہ ہے ناچتی گاتی اس آن سے	کہ جن صدقے ہوتی ہیں جان سے
غضب بہیروین کی ہر اک تان ہے	خدائی کا دل اوسپہ قربان ہے
ملے ہے بھبوت اور نشان چھنے	نہ دیکھی ہے جوگن نہ ایسی سنے

مشتاق ہونا راجہ اندر کا اور بلوانا جوگن کو کالے دیو سے

نہ کر دیر اے دیو بہر خدا	اکہاڑے میں لے آ اوسے جلد لا
میں دیکھوں وہ جوگن ہے کس شان کی	پری ہے وہ یا قسم انسان کی
کسی دیو جن کی ستائی نہو	میرے پاس فریاد لائی نہو
مزا راگ کا ناچ کا ذوق ہو	فقیروں سے مجھکو بہت شوق ہے
نہ لائے وہ کچھ اور دلمیں خیال	دکھا دے مجھے آکے اپنا جمال

سوال کالے دیو کا جوگن سے اور ظاہر کرنا اشتیاق راجہ اندر کا



اری جوگن اب دلمیں ہو شاد	کیا ہے تجہے راجہ اندر نے یاد

[illegible marginal text]

کسی سے تراس لیا ہے جو حال	ملاقات کا شوق اوسی پہ کمال
مراد یہ کرنا اوسے شاق ہے	ترے ناچ گانے کا مشتاق ہے
مراد اب رہے دلکی بر آئیگی	جو مانگے گی وہ چیز ملجائے گی
نہ پہر عمر بہر تو کریگی سوال	وہ اکدم مین کر دیگا تجکو نہال

جواب جوگن کا طرف کالی دیو کے طعن آمیز اور لگاوٹ کر بالعدہ

یہ باتین نہ لانا زبان پہ کبھی	فقیرون سے اچھی نہین دلگی
ٹہرا وہ میرا دینے والا ہوا	خوش آمد سے منہ تیرا کالا ہوا
فقیرونکو دولت کی پروا نہین	یہان ہر کسے افضال ہے کیا نہین
جو گانے کا راجہ طلبگار ہے	تو یان کسکو چلنے مین انکار ہے
طبیعت مخاطب اگر پاؤن گی	جو آتا ہے مجکو سنا آؤن گی

بہم



مہاراج سے کیجے اوسپر اب نگاہ	یہ جوگن ہے حاضر بحال تباہ

بلا کی خوش ادا ہے اسکا ٹھاٹھ ان ۔ ہوا مین پرستان مین ہر سو روان
بہت جلد خدمت مین آیا ہون مین ۔ اکھاڑے مین جوگن کو لایا ہون مین
عجب خوش گلو ہے یہ زہرہ جبین ۔ اوڑاتی ہے جنگلے مین کیا بہیرؤین
ہر اک تان پر لوٹ جاتا ہے جی ۔ سنا ہوگا گانا نہ ایسا کبھی

دیکھنا راجہ اندر کا طرف جوگن کے اور دریافت کرنا حال جوگن کا

ارے جوگن اسے درد کی مبتلا ۔ فقیرونکا کیون بہیس تونے کیا
خدا کس پہ ہے کس پہ شیدا ہے تو ۔ کوئی آدمی ہے پری یا ہے تو
کہان سے یہان تیرا آنا ہوا ۔ کہ مشتاق سارا زمانہ ہوا
کسے ڈہونڈہتی پہرتی ہے کو بکو ۔ اوڑاتی ہے کیون خاک جنگل کی تو
سنا اپنا گانا مجھے بہی ذرا ۔ سنا بہیروین چھیڑ یا جو گیا

جواب جوگن کا دردآمیز طرف راجہ اندر کے اور عرض حال کرنا

مہاراج پوچھو نہ جوگن کا حال ۔ فقیرونکا دل درد سے ہے نڈہال
مرا مجھسے معشوق ہے چھٹ گیا ۔ مرا راج اس دیس مین لٹ گیا
یہان ڈہونڈنے اسکو آتی ہون مین ۔ بروگن ہون غم کی ستائی ہون مین
سناتی ہون گانا جو مجھکو یاد ۔ عجب کیا جو مل جاے دلکی مراد
اگر راگ سے غیر ہو دل کا حال ۔ نہ جوگن کا رد کیجیے گا سوال

ٹہمری گانا جوگن کا سامنے راجہ اندر کے بیچ دہن بہیروین کے

کہان گیو گیان شہزادہ جانی ہمارا ۔ دل تڑپے ہمارا ۔ کہان گیو
داکا پتا کہین لاگت ناہین ۔ ڈہونڈہ پہری بن سارا ۔ کہان گیو

غزل دلولی

۴۱

بن جانی کے ان نینن مین	رین دنا اندھیارا کہان گیو
گیان مین جیسے سر کہہ پھریا	ترپت ہو گا بچارا کہان گیو
کوو کہے اوستاد سے جاکے	تمہرے دم کا سہارا کہان گیو

گلوری دینا راجہ اندر کا جوگن کو محفوظ ہو کر اور ہوا اندر سبھا جوگن کا شعر پڑھنا

پان لیکے کیا کرون کسی رنگ کا ساہر ہ یان چوتا ہے بدن و ہان پان ہی
عشق لہو پی پی کے رنگ لایا ہے ؛ فراق نے قتل کا بیڑا اوٹھایا ہے
گلوری لیو سے کیا تکتا ہے ؛ فقیر و لکا منہ کون کہل سکتا ہے

ہولی گانا جوگن کا سامنے راجہ اندر کے بیچ دہن سندہ بہیروین کے

جر جا سے گیان ایسی ہوری	بن سیان دینہہ سلگت مورے
سہاگ سہاگ پیا سنگ بہاگو	سب چوریان ہم تورے
سر کہہ چو نیا اوڑہا و سبجنی	تن من آگ لگو رے

بن سیان دینہہ سلگت ہے موری

سر گلال ملاو کہاک مین +	کیسو سہاگ کیسی ہوری
آنکہن کے بیچ رنگ بہری گاگر	دیو پٹک بہد جوری

بن سیان دینہہ سلگت ہے موری

بن مبالکہ پر مارکے تہاپر	کہوب گلال ملو رے
نینن کی پچکاری بناکے	انسووان رنگ مین لوے

بن سیان دینہہ سلگت ہے موری

سہاگ ماری اپن مہاڑی ہون او ن بن	جیسے کیچ سے جو رے

پروانہ ملاکے شمع سے کہتا جاکے
شانہ ہے نرتی تجکو کی پایا الیان
جب تو کہان سہراکو مراجتا کے
کیون ہوتا ظالم تو جو ترکی تو تجکو پیار
سیلنے تو شمع تجکو پری بار یاکے
مار اسے جیتنے ہو کی اس راہ مین قدم
آنکہو نے اوسکے خون کا دریا بہاکے
کیا کرون مین شکر خدا کا ادا کیا ل
اک بدبلا کے ہاتہ سے تجکو رہا کیے
دوہرہ کہندا جا اندر کا ور کہا

کا ملکہ لے اوستاد سے کے جاون | جیا لے آپ ست توری ÷

بن سیّان دہنیہ سلگت ہے موری

ہار دینا راجہ اندر کا جوگن کو بہر جواب دینا جوگن کا اور ہار نہ لینا

ہار نہ مہاراج لونگی دلکو خار ہے ÷ اپنا گلعذار اسکے گلے کا ہار ہو تو مہاراج

پہر غزل گانا جوگن کا بیچ دہن بہیرون کے

دلکو چین اکدم نہ جیسے کہین ملتا نہین | وہ مرا گلفام وہ گل پیرہن ملتا نہین
کسطرف صرصر سے دلکو اوڑا کر لیگئی | گلشن عالم مین وہ رشک چمن ملتا نہین
باولی ہون بحر الفت مین زلیخا کیطرح | یوسف گم گشتہ کا چاہ ذقن ملتا نہین
زندگی ستی تنگ ہون بی یار باغ دہر مین | بیکلی ہے دلکو وہ غنچہ دہن ملتا نہین
جیتی جی حسرت ہے انسان کرے کیا بسر | بعد مردن اوسکے ہاتھو کفن ملتا نہین
شکل طاوس گلستان مین سراپا انتظار | گل بدن پر کھائی ہین وہ گلبدن ملتا نہین
جسکی خاطر جھانکتی ہون بحر عالم مین کنوین | وہ عقیق قلزم سرخ دہن ملتا نہین
کرتی ہون کوکو صدا مین قمری کیطرح | پر کہین وہ غیرت سرو چمن ملتا نہین
ٹھوکرین کھاتی ہون جنگل کی خفا سیاہی | جان پر بنجائے ایسا کوئی بن ملتا نہین
کانٹے تلوون مین چبھے ہین چال اب ہو ڈہونڈہون کہان | ہیر لون مین بھی مرا نازک بدن ملتا نہین
صورت فرہاد ملنے جان یار سب پہاڑ | پر کوئی اوستاد سا شیرین سخن ملتا نہین

نکالی رومال دینا راجہ اندر کا جوگن کو خوش ہو کر بہر جواب دینا جوگن کا ذو معنی مین

رومال اونہین دیجئے جو تنگدست ہین ÷ فقیر اپنی گلی مین مست ہین

۴۳

عشق کی گرمی نے مارا ہے ؞ لیٹنے سے کنارا ہے
راجہ کے دور مین پلنگ سے آئی ہون ؞ جو مانگون سو پاؤن ؞

اقرار کرنا راجہ اندر کا جوگن سے اور غزل گانا جوگن کا بطلب گلفام کے +

ہوتا ہے کوئی آن میں اب کام ہمارا
اب چاہ سے یوسف کو نکلواؤ ہمارے
عاشق نے تیرے ہاتھ لیا راجہ تجھکو
آجائے اگر یار تو چھاتی سے لگا لین
اب وصل کے لوٹینگے مزے خلقت بیخوف
منگوا دیئے شہزادیکو اب دیر نہ کیجے
اللہ مدد گار ہے ہر حال مین اوستاد

انعام مین دیجے ہمین گلفام ہمارا
گھٹتا ہے اندھیرے مین دل آرام ہمارا
لے آئے کوئی اوسکو یہ پیغام ہمارا
سینے مین ولیان ہے دل ناکام ہمارا
آغاز سے بہتر ہوا انجام ہمارا
نام آپکا ہو خلقت مین اور کام ہمارا
کر سکتی ہے کیا گردش ایام ہمارا

پہچاننا راجہ اندر کا سبز پری کو اور طلب کرنا لال دیو کا واسطے خلاصی گلفام کے

اے لال دیو اسطرف جلد آ ؞ بڑا مجکو جوگن نے دسو کا دیا

غزل سبز پری

سہی جدائی تری جان کو ڈرا تجکو
پہ کرون کیا نہ تھا تقدیر سے چارا تجکو
تا دم زیست ہی آنکھوں کو حسرت باقی
کبھی پردے سے دکھا جاؤ نظارا تجکو
بن ترے چاند سی آنکھوں مین تھی
کہین دو چار ہی نہ ہو جو زر آری
بن دو چلے ہوتا نہ گزارا تجکو
ہجر مین تیرے ہوئی

بناوٹ کی تھی ساری حیلہ گری — نہیں آدمی سبز ہے یہ پری
اسے زر کی خواہش یہان لاتی تھی — چھڑانے گرفتار کو آئی تھی
کبھی اسکو ملتا نہ وہ گلعذار — مگر قول ہارا ہون مین تین بار
نکال اب کنوئین سے تو گلفام کو — حوالے کر اس نیک انجام کو

ملنا گلفام کا سبز پری کو اور گفت و شنید حال ایام فراق کے مابین عاشق و معشوق کے

سوال سبز پری کا *

قہر تہا ہجر قیامت تھی جدائی تیری — میرے خالق نے مجھے شکل دکھائی تیری

جواب شہزادے کا *

خاک ہے منھ پہ ملی بال ہین سر کے بکھرے — ہائی اس عشق نے کیا شکل بنائی تیری

جواب سبز پری کا

جو نصیبا مین تہا جو کچھ ہو گیا اسکا نہین غم — ہو گئی قید مصیبت سے رہائی تیری

جواب شہزادے کا

تو مرے آگے نکالی گئی تھی تو کچھ پر — راجہ تک پہر ہوئی کسطرح رسائی تیری

۴۸

جواب سبز پری کا

سنکے جوگن ہوئی اندر کی سبھا میں خیل	پھر مجھے چاہ یہاں کھینچ کے لائی تیری

جواب شہزادے کا

کہکے راجہ سے مجھو کسنے تجھے دلوایا	دشمن جان تھی میری جدائی تیری

جواب سبز پری کا

گا کے اور ناچکے راجہ کو رجھایا میں نے	تب ملاقات میسر مجھے آئی تیری

جواب شہزادے کا

زر کی طالب نہوئی تجھکو لیا راجہ سے	اب شرف لیگی شاہی گدائی تیری

جواب سبز پری کا

دیو کمبخت نے اِس و رسی ہو بچا پکڑا	ہوگئی لال نزاکت سے کلائی تیری

جواب شہزادے کا

مرض عشق نے سارا ترا جوبن لوٹا	آدھی صورت بخدا ہے نیائی تیری

جواب سبز پری کا

قید سے کر دیا ہمارے بدتر تجکو	گھر میں لیجل کے کرونگی میں آئی تیری

جواب شہزادے کا

پنڈلیاں سوجی ہیں تلوؤں میں جو پڑ گئے کانٹے	خار دیتی ہے مجھے برہنہ پائی تیری

جواب سبز پری کا

مجکو امید ہوئی پاپوش کی صدقے ہوگئی	جان اللہ نے گلفام بچائی تیری

جواب شہزادے کا

میں تیرے ہاتھ لگا تو میری سینڈل پہنچی	میرا مطلب ہوا امید بر آئی تیری

جواب سبز پری کا

ہے دعا یہ میری دل میں کہ اب حشر تلک	فضل اوستاد سے دیکھوں نہ جدائی تیری

مبارکباد گانا سبز پری کا گلفام سے ہم بغل ہو کر سامنے سبھا پریوں کے

شادی جلوۂ گلفام مبارک ہووے	عیش و عشرت کا سرانجام مبارک ہووے
بعد مدت کے جو سینہ لگا نصیب جاگا	فرش راحت پہ اب آرام مبارک ہووے
سرو قمری کو سدا اور ہو بلبل کو گل	ہمکو یہ سرو گل اندام مبارک ہووے

۴۷

راہ الفت میں جو دیکھا تو یہی ہے ...
دوست تو ہمارا کیسا ہے ...

ہولی گانا سندھ ملتانی میں

پی چکی خون جگر بہت ہینا جی بہر بہر کے
تخت پہ سبکو مبارک ہو جیا نہین پہرنا
ہو چکے عشق مین بدنام بہت شیدا تک
جلسا نو نکے نہ بہند ہمین بہنسی طایر دل
حورین جنت کو مبارک ہون فلک کو تارے
تہنیے شہزادہ کو اب اجنہ ہمسے وو

شربت وصل کا اب جام مبارک ہووے
غیر کو گردش ایام مبارک ہووے
اب زمانہ مین ہمین نام مبارک ہووے
گیسوؤن کا ہمین اب دام مبارک ہووے
باغ کو گل ہمین گلفام مبارک ہووے
یہ امانت سحر و شام مبارک ہووے

تاریخ اندر سبھا طبعزاد مصنف

ہوئی اندر سبھا جسدم مرتب
سبھون نے دی صدا اللہ اللہ
ہوا جو یاد جسکو لے اوڑا وہ
کسی نے یاد کی لکھی کسی نے
اوڑی شہرت جب اسکی لکھنؤ مین
زروئی وجد بول اوٹھے پری زاد

جہان نے سنکے توصیف و ثنا کی
ہر اک مصرع ہے یا قدرت خدا کی
زبان کس کس نے گانے پر نہ وا کی
کسی نے جستجو لا انتہا کی
امانت سب نے خواہش جا بجا کی
خلایق مین ہے دہوم اندر سبہا کی

سنہ ۱۲۶۹ ھ

للہ الحمد کہ اندر سبہا مصنفہ امانت ودآرہی لال حسن فرمایش تاجر نامدار
دبیر یار وفا منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار
مطبوع گردید

موہے دیت درس نہین ایکبار
موہے دیت درس نہین ایکبار
موہے دیت درس نہین ایکبار